بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا وضو میں کینولہ یا اس کا ٹیپ ہٹانا ہوگا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ جس شخص کو بار بار ڈرپ یا سرنج لگانی ہو، ڈاکٹر اسے کینولہ لگا کر ٹیپ سے لگا ہوا چھوڑ دیتے ہیں، اتارتے نہیں اور نماز کے لیے وضو کرتے ہوئے ٹیپ کے نیچے کی کھال پر سے پانی نہیں بہتا۔ سوال یہ ہے کہ کیا ایسی صورت میں وضو کے لیے کینولہ ہٹانا ضروری ہے؟ یا ٹیپ کے اوپر سے پانی بہانے سے بھی وضو ہو جائے گا؟

جواب

پوچھی گئی صورت میں جس مریض کو بار بار ڈرپ یا سرنج لگانے کی ضرورت ہو، اس کے لیے وضو میں کینولہ اتارنا یا اس کی ٹیپ ہٹانا ضروری نہیں ہے، بلکہ ٹیپ کے اوپر سے پانی بہانے سے بھی وضو ہو جائے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ٹیپ ہٹانے سے خون کی رگ کے اندر سوئی ہل سکتی ہے اور ڈاکٹرز سے ملی ہوئی معلومات کے مطابق ناتجربہ کار شخص ٹیپ ہٹائے، تو سوجن یا انفیکشن کا خطرہ بھی ہوتا ہے۔ نیز وہ کینولہ بھی بے کار ہو جاتا ہے اور نیا کینولہ جگہ بدل کر لگانا پڑتا ہے اور بار بار کینولہ نکال کر لگانا تکلیف کا باعث بھی بن سکتا ہے۔ لہٰذا اس مشقت و حرج کی وجہ سے مریض کو وضو میں ٹیپ کے اوپر سے پانی بہانے کی رخصت ہے اور ٹیپ ہٹا کر اس کے نیچے پانی بہانا معاف ہے۔ اس کی مثال زخم کی طرح ہے کہ اگر زخم پر پانی بہانا اور مسح کرنا بھی نقصان دیتا ہو، تو اس پر پٹی یا کپڑا باندھ کر اس کے اوپر سے پانی بہانے کا حکم ہوتا ہے، لیکن یہ یاد رہے کہ ٹیپ بقدرِ ضرورت ہی لگی ہوئی ہو، اس سے زائد ہوگی، تو زائد حصے والی جگہ کو دھونا ہی ہوگا۔

مشقت کی صورت میں شرعی مسائل میں کچھ رخصتیں حاصل ہو جاتی ہیں، چنانچہ الاشباہ والنظائر میں ہے:

”المشقة تجلب التیسیر۔۔۔ واعلم ان اسباب التخفیف فی العبادات وغیرھا سبعة:۔۔۔ الثانی: المرض، و رخصه کثیرة: التیمم عند الخوف علی نفسه او علی عضوہ او من زیادة المرض او بطئه، ملخصا“

ترجمہ: مشقت آسانی لاتی ہے اور جان لو کہ عبادات وغیرہ میں تخفیف (آسانی) کے اسباب سات ہیں۔ دوسرا سبب بیماری ہے اور اس کی بہت سی رخصتیں ہیں، (جیسا کہ) اپنی جان یا کسی عضو کے ہلاک ہونے یا بیماری بڑھنے یا دیر سے صحیح ہونے کے خوف سے تیمم کرنا۔ (الاشباہ والنظائر علی مذھب ابی حنیفہ، ص 64، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

زخم کی جگہ کو دھونے، مسح کرنے یا پٹی پر پانی بہانے یا مسح کرنے وغیرہ صورتوں کے متعلق تنویر الابصار و دُرِ مختار میں ہے:

”الحاصل لزوم غسل المحل ولو بماءٍ حارٍ، فإن ضر مسَحه، فإن ضر مسَحها۔۔۔ (ویمسح۔۔۔ علی کل عصابة ان ضرہ) الماء **(او حلھا)**، ملخصا“

ترجمہ: خلاصہ یہ ہے کہ سب سے پہلے زخم کی جگہ کو دھونا ہی لازم ہے، اگرچہ گرم پانی سے ہو اور اگر دھونے سے نقصان ہو، تو اس پر مسح کرے، پھر اگر اس پر مسح بھی نقصان دہ ہو، تو پٹی پر مسح کرے اور اگر پٹی پر پانی بہانا یا **اسے کھولنا** نقصان دہ ہو، تو مکمل پٹی پر مسح کرلے۔

(الدر المختار مع رد المحتار، ج 01، ص 514۔517، مطبوعہ کوئٹہ)

زخم کی پٹی پر پانی بہانا ممکن ہو، تو پٹی پر پانی بہائیں گے، ورنہ پٹی پر مسح کریں گے، چنانچہ درمختار کے الفاظ (فإن ضر مسحه، فإن ضر مسحها) کے تحت امامِ اہلِ سنت سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ "جد الممتار" میں فرماتے ہیں:

"اقول: بل ان ضر مسحه، فان ضر غسلها، فان ضر مسحها"

ترجمہ: میں کہتا ہوں کہ اگر زخمی حصے کو دھونا نقصان دہ ہو، تو اس پر مسح کرے، اگر اس پر مسح نقصان دہ ہو، تو پٹی پر پانی بہائے، اگر پٹی پر پانی بہانا نقصان دہ ہو، تو پٹی پر مسح کرے۔ (جد الممتار علی رد المحتار، ج 02، ص 301، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

امامِ اہلِ سنت سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ "فتاوی رضویہ" میں ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: "ضرر (یعنی نقصان) کی جگہ بچا کر باقی بدن دھوئے اور اُس موضع (یعنی نقصان والی جگہ) پر مسح کرلے اور اگر وہاں بھی مسح نقصان دے، مگر دوا یا پٹی کے حائل **(یعنی اوپر) سے پانی کی ایک دھار بہا دینی مضر نہ ہوگی، تو وہاں اُس حائل ہی پر بہا دے، باقی بدن بدستور دھوتے** اور اگر حائل پر بھی پانی بہانا مضر ہو، تو دوا یا پٹی پر مسح ہی کرلے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 01(ب)، صفحہ 617-618، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-8306

تاریخ اجراء: 09 صفر المظفر 1447ھ/04 اگست 2025ء